قرآن پاک میں یہ آیت نکالیں کہ کہاں ہے؟ ان کے لئے قطعیت ضروری ہے قرآنیت ضروری نہیں۔ یعنی یہ تو بالکل واضح ہے کہ حضرت کا روضہ پاک یہی ہے، مسلمان تو مسلمان ہے کافر بھی مانتے ہیں کہ یہ حضورﷺ کا روضہ مبارک ہے بات قطعی ہے یقینی ہے تو عقیدہ کے ثبوت کے لئے قطعیت ضروری ہے قرآنیت ضروری نہیں ہے۔ لیکن وہ عوام میں کہتے ہیں قرآنیت۔ اب اگر وہ کتب کے حوالے سے لکھیں گے تو غلط شرط نہیں لگا سکتے۔ کیونکہ پھر ہم کہیں گے کہ یہ اگلے پچھلے دو چار عقیدے بھی اسی طرح ثابت کرو تو وہ ثابت نہیں کر سکتے۔ تو اس لئے جب میں نے یہ بات واضح کی تو پھر وہ سمجھ گئے کہ یہ ہمارے لئے مشکل ہے تو ایوب صاحب نے کہا کہ کچھ صلح کی بات کرو میں نے کہا کہ ٹھیک ہے کہ ہم صلح کے لئے تیار ہیں۔ اگر یہ حنفی ہیں تو فقہ اکبر پر دستخط کر دیں، **تعاد روحه فی جسده**. حنفی ہیں تو فقہ اکبر پر دستخط کر دیں۔ دیوبندی ہیں تو المہند پر دستخط کر دیں اور اگر اشاعۃ التوحید والسنۃ میں ہیں تو مولانا غلام اللہ خان صاحب کی اس تحریر پر دستخط کر دیں جو انہوں نے ۶۲ء میں کئے تھے۔ انہوں نے تینوں پر دستخط کرنے سے انکار کر دیا کہ نہ فقہ اکبر پر دستخط کریں کہ وہاں پر ہے **تعاد روحه فی جسده**. اور یہی بات ان کے خلاف ہے، چونکہ یہ روزانہ یہی تقریر کرتے ہیں کہ روح جب جاتی ہے تو سب کچھ لے جاتی ہے نہ انسان سنتا ہے نہ دیکھتا ہے، اب وہاں تو روح کے آنے کا ذکر ہے، تو ہم پوچھتے ہیں کہ جب روح آتی ہے تو پھر کیوں ننگی ہو کر آتی ہے وہ جو کچھ جاتے ہوئے لے کر گئی تھی وہ آتے ہوئے بھی لے کر آئے گی۔ تو وہ اس لئے نہ فقہ اکبر پر دستخط کریں، نہ المہند پر کہ ہم المہند پر دستخط کرنے نہیں آئے، میں نے کہا کہ پھر ہمیں بتاؤ تو سہی کہ میں نے جو تحریر لکھی ہے اس میں میں نے مسئلہ صاف لکھا ہے۔ مسئلہ میں میں کسی کا لحاظ نہیں کرتا میں نے صاف لکھا ہے کہ آپ لوگ اہل سنت والجماعت سے خارج ہیں، اور اہل بدعت ہیں اور آپ کے پیچھے ہماری نماز مکروہ تحریمی ہے۔

اس کے بعد شاید وہ رسالہ چھپ بھی گیا تھا اس کا نام ہے مولوی عنایت اللہ کے نام کھلی چٹھی۔ میں نے کہا کہ جیسے ہم نے لکھا ہے آپ بھی لکھ کر دیں کہ انور شاہؒ کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی

مولوی صاحب اپنا بچہ داخل کروانے کے لئے آئے، جب اس نے حضرتؒ کو دیکھا تو دیکھتے ہی غصے سے نیلا پیلا ہونا شروع ہوگیا، ہیڈ ماسٹر سے پوچھنے لگے کہ یہ آپ کے پاس پڑھاتے ہیں؟ اس نے کہا جی ہاں۔ اس مولوی نے کہا کہ یہ سنّی نہیں ہے۔ ہیڈ ماسٹر نے حضرت کو بلا لیا، کہ یہ مولوی صاحب کہتے ہیں کہ آپ سنی نہیں ہیں۔ یہ صحیح کہتے ہیں؟ حضرتؒ نے فرمایا کہ بالکل صحیح کہتے ہیں، کیونکہ یہ تو اس کو پتا چلتا ہے کہ یہ سنی ہے یہ نہیں ہے جس کو تعریف آتی ہو۔ اس کو سنت کی تعریف ہی نہیں آتی۔ حضرتؒ نے فرمایا سنت کی تعریف کرو، کہنے لگا تو فرض کی تعریف لکھ۔ حضرت نے فرض کی تعریف لکھ کر ہیڈ ماسٹر کی جیب میں ڈال دی، اور کہا کہ مولوی غلام علی (اوکاڑہ کا مشہور بریلوی مولوی) کے پاس جانا اور پوچھ لینا کہ یہ تعریف صحیح ہے یا غلط۔ پھر فرمایا اب مولوی صاحب سے کہو کہ سنت کی تعریف کریں۔ اب اسے سنت کی تعریف آئے تو لکھے، حضرت نے فرمایا ہیڈ ماسٹر صاحب میری بات سچی ہوگئی ہے، اس کے کہنے کا اعتبار نہیں جس کو سنت کی تعریف ہی نہیں آتی اس کو کیا پتا سنی کون ہے کون نہیں۔ اب مولوی بڑا پریشان ہوا بات بدل کر کہنے لگا یہ درود کے منکر ہیں۔ حضرتؒ نے فرمایا ہیڈ ماسٹر صاحب ہم ہر التحیات میں درود شریف پڑھتے ہیں، کون کہتا ہے کہ منکر ہیں۔ ویسے بھی میں تین تسبیحات صبح، تین شام درود شریف کی پڑھتا ہوں۔ مولوی کہنے لگا کھڑے ہوکر نہیں پڑھتے۔ حضرتؒ نے فرمایا جنازہ میں کھڑے ہوکر بھی پڑھتے ہیں۔ حضرتؒ نے فرمایا نماز میں درود آپ بھی پڑھتے ہیں ہم بھی پڑھتے ہیں، جنازے والا بھی دونوں پڑھتے ہیں، تو اس درورد کے بارے میں فقہ میں لکھا ہے کہ سنت ہے، جو اذان سے پہلے ہے اس کا حکم بتائیں کہ وہ فرض ہے، واجب ہے یا سنت ہے یا مستحب ہے، کیا ہے؟

اب تو وہ پریشان ہوگیا کہ اگر فرض کہتا ہوں تو یہ فرض کی تعریف پوچھ لے گا اگر واجب کہتا ہوں تو یہ واجب کی تعریف پوچھ لے گا، اگر سنت یا مستحب کہتا ہوں تو یہ سنت یا مستحب کی تعریف پوچھ لے گا۔ وہ مجھے آتی نہیں۔ آخر بڑا سوچ کر کہا مباح ہے، تاکہ اباحت اصلی سے فائدہ اٹھایا جائے۔

واصحابی.

(مشکوۃ)

فرمایا میری امت عنقریب تہتر گروہوں میں تقسیم ہوجائے گی جن میں سے سوائے ایک گروہ کے باقی سب جہنم میں جائیں گے۔اس پر صحابہ کرامؓ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ﷺ آپ کی امت میں سے نجات پانے والے لوگ کون سے ہوں گے۔تو فرمایا کہ وہ لوگ جو میرے اور میرے اصحاب کے طریقے پر ہوں گے۔

اب یہ جماعت جو ناجی ہے یہ اہل سنت والجماعت ہے۔اہل سنت والجماعت ہونے کے لئے ضروری ہے کہ تمام ضروریات اہل سنت تسلیم کرے۔مثلاً حیاۃ النبی ﷺ ، وسیلہ۔ یہ مسائل ضروریات اہل سنت والجماعت میں سے ہیں۔جو لوگ ان میں سے کسی کا انکار کریں ان پر فتویٰ کفر تو نہیں لگے گا،لیکن یہ اہل سنت والجماعت میں سے بھی نہیں ہیں۔

اسی طرح ضروریات اہل سنت والجماعت میں سے کسی کی تاویل باطل کرنے سے بھی انسان اہل سنت میں نہیں رہتا بدعتی ہوجاتا ہے۔ایسے لوگوں کے پیچھے نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔ اور قاعدہ یہی ہے کہ جو نماز مکروہ تحریمی ہو وہ واجب الاعادہ ہوتی ہے۔باقی رہی یہ بات کہ بدعتی سزا کاٹ کر جنت میں جائے گا یا نہیں۔تو اس میں تفصیل ہے کہ اگر بدعت کفر کی حد تک نہ پہنچی ہوئی ہو تو ایک نہ ایک دن سزا کاٹ کر جنت میں چلا جائے گا۔اور اگر کفر کی حد تک پہنچ چکی ہو تو پھر یہ بھی ممکن نہیں۔

تیسرا اختلاف۔

پھر اہل سنت میں رہتے ہوئے بھی اختلاف ہوجاتا ہے یہ اجتہادی اختلاف ہے،امام شافعیؒ بھی اہل سنت ہیں،امام اعظمؒ بھی اہل سنت ہیں،اس میں مصیب کو دو اجر اور مخطی کو ایک اجر ملتا ہے۔یہاں کسی کو دوسرے کی غلطیاں نکالنے کی اجازت نہیں۔

حضرت اوکاڑویؒ نے عجیب بات فرمائی کہ صحابہؓ اور مجتہدینؒ کے لئے اللہ تعالیٰ نے اجر کا